بتدریج مسلط ہوتی چلی گئی تھی ۔ انگریزی تعلیم انگریزی فکر اور انگریزی معاشرت کی بے محابا آمد اور تسلط نے عوام کے دلوں میں یہ شبہ پیدا کر دیا تھا کہ انگریز ہندوستانیوں کے مذہب اور تمدن کو یکسر فنا کر دینے کے در پے ہیں ۔ چنانچہ تحریک غدر بھی سیاسی یا اقتصادی بدحالی کی بہ نسبت معاشرتی اور مذہبی رد عمل سے زیادہ متاثر ہوئی لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ۱۸۵۷ کے بعد وہ طوفان اور بھی شدید ہو گیا ۔ جسے عوام کی اس پہلی جنگ آزادی نے روکنے کی سعی کی تھی ۔ چنانچہ اب ہندوستان کی سماجی معاشی مذہبی اور سیاسی زندگی میں وہ تمام اثرات بڑی تیزی سے سرایت کرنے لگے جو پچھلے پچاس برس کے دوران میں نسبتاً آہستگی کے ساتھ کار فرما تھے ۔ ایسے ہی ایک دوسرا رد عمل پیدا ہوا جو ۱۸۵۷ کے غدر سے بالکل مختلف تھا کہ اس نے براہ راست لوگوں کے اذہان کو مرتعش کیا ۔ یہ رد عمل اودھ پنچ کی صورت میں نمودار ہوا اور اس نے انگریزی تہذیب کے مضر اثرات سے عوام کو بچانے کی پر زور کوشش کی ۔

پس دیکھا جائے تو اودھ پنچ کا اجرا مغربی تہذیب کے نفوذ کا ایک لازمی رد عمل تھا ۔ یہ بات البتہ دلچسپی سے خالی نہیں کہ جہاں یہ ہمارے معاشرے میں مغربی میلان کے خلاف رد عمل کی آواز تھا وہاں اپنے طنز و مزاح کے حربوں کے لئے خود مغربی ادب کا رہین منت بھی تھا ۔

"اودھ پنچ" ۱۸۷۷ میں منظر عام پر آیا اور اس کے آتے ہی